176290 - عاشورا کے روزے سے صرف صغیرہ گناہ معاف ہو تے ہیں ، کبیرہ گناہ کیلئے توبہ ضروری ہے

سوال

اگر میں شرابی ہوں ،پھر میں نیت کر لوں کہ 9 اور 10 محرم کے روزے رکھوں گا ،کیا مجھے ان روزوں کا ثواب ملے گا ،اور اگر ملے گا تو کیا میرے سابقہ اور آئندہ سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ تعالی دو سال کے گناہ عرفہ کے روزے سے معاف فرماتا ہے صیام عاشورا سے نہیں، عاشورا کے روزوں سے ایک سال کے گنا ہ معاف ہوتے ہیں ۔

عرفہ کے دن کے روزے کی فضیلت کے لئے سوال نمبر:(98334)اور عاشورا کے روزوں کی فضیلت کے لئے سوال نمبر: (21775) کے جوابات دیکھیں۔

دوم:

شراب نوشی کبیرہ گناہ ہے ،اگر اس کی عادت ہو تو یہ مزید سنگین اور بڑا جرم ہے ؛ کیونکہ شراب نوشی تمام خباثتوں کی جڑ اور برائیوں کا دروازہ ہے ،نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب سے تعلق رکھنے والے دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے ، چنانچہ ترمذی (1295) میں جناب انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی : اس کو تیار کرنے والے پر ، جس کے لئے تیار کی گئی، پینے والے پر، اٹھانے والے پر، جس کی طرف اٹھا کر لے جائی گئی، پلانے والے پر ، بیچنے والے پر، اس کی قیمت کھانے والے پر، اس کے خریدنے والے پر اور جس کے لئے خریدی گئی"
اسے البانی نے "صحیح ترمذی " میں صحیح کہا ہے ۔
لہذا اسے چھوڑنا اور اس کی عادت سے توبہ تائب ہونا اور اللہ کی طرف متوجہ ہونا واجب ہے ۔

نیز عرفہ اور عاشورا کے روزے سے صرف صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں ، کبیرہ گناہوں کی معافی کے لئے پکی توبہ ضروری ہے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:
"نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہے کہ یوم عرفہ کے روزے سے دو سال اور عاشورا کے روزے سے ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں ، لیکن آپ کے یہ فرمانے سے کہ گناہ معاف ہوتے ہیں یہ لازم نہیں آتا کہ کبیرہ گناہ بھی بلا توبہ معاف ہو جاتے ہیں ؛کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور حدیث میں فرمایا ہے کہ: (ایک جمعہ سے اگلے جمعہ اور ایک رمضان سے اگلے رمضان تک کے گناہ اس جمعہ اور روزے سے معاف ہو جاتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے)
اور یہ بات معلوم ہے کہ نماز ،روزوں سے افضل ہے اور رمضان کے روزے ،عرفہ کے دن کے روزوں سے افضل ہیں ،اور یہ روزے اور نماز بھی اس وقت گناہوں کی معافی کا سبب بنتے ہیں جبکہ کبائر سے اجتناب کیا جائے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ شرط لگائی ہے ؛تو یہ کیسے سمجھا جاسکتا ہے کہ ایک یا دو نفلی روزے ،زنا ،چوری ،شراب نوشی، جوا اور جادو وغیرہ جیسے کبیرہ گناہوں کا کفارہ بن جائیں ؟لہذا ایسا ممکن نہیں ہے" انتہی
"مختصر الفتاوى المصريہ" (1/254)

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:
"بعض کہتے ہیں عاشورا کا روزہ سال کے سارے گناہ مٹا دیتا ہے ،اور عرفہ کے روزے سے اجر میں اضافہ ہو جاتا ہے ،اس غافل کو یہ علم نہیں کہ رمضان کے روزے ،اور نماز پنجگانہ، عرفہ اور عاشورا کے روزے سے افضل اور برتر ہیں ،اور یہ اپنے درمیان کے گناہ کی معافی کا اس وقت سبب بنتے ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے، چنانچہ ایک رمضان سے لیکر دوسرے رمضان تک اور ایک جمعہ سے لیکر دوسرے جمعہ تک کے صغیرہ گناہوں کی معافی کا یہ اس وقت تک سبب نہیں بن سکتے جب تک کہ ان کے ساتھ کبائر سے اجتناب کے عمل کو شامل نہ کیا جائے ،چنانچہ دونوں امور[صوم و صلوة اور اجتناب کبائر]کا مجموعہ مل کر ہی صغیرہ گناہوں کی بخشش کا سبب بننے کے قابل ہوتے ہیں۔
لہذا ایک دن کا نفلی روزہ کیسے بندے کے سارے کبیرہ گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن سکتا ہے جبکہ وہ اس کبیرہ پر مصر بھی ہے اور اس سے توبہ بھی نہیں کی ؟ایسا ناممکن ہے ۔
البتہ یہ ممکن ہے کہ عرفہ اور عاشورا کا روزہ عمومی طور پر سال کے تمام گناہوں کا کفارہ ہو، اور یہ حدیث ان وعدے والی نصوص میں سے ہو جس کے لئے کچھ شرائط اور موانع ہیں ،اور سائل آدمی کا گناہ پر دوام اور اڑے رہنا گناہوں کی معافی کے لئے رکاوٹ ہوگا، چنانچہ اگر کبیرہ پر مصر نہیں ہے تو روزہ اور عدم اصرار مل کر ایک دوسرے کے تعاون سے صغیرہ و کبیرہ تمام گناہوں کو مٹا دیں ،جیسا کہ رمضان اور نماز پنجگانہ، کبائر سے اجتناب کیساتھ مل کر اور ایک دوسرے کی معاونت سے صغائر کو مٹا دیتے ہیں؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ

ترجمہ: اگر تم منع کردہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو تو ہم تمہارے صغیرہ گناہ مٹا دیں گے [النساء : 31]

اب یہ بات واضح رہے کہ کسی چیز کو گناہوں کی معافی کا سبب بنانا اس بات کے منافی نہیں ہے کہ وہ کسی اور سبب سے مل کر گناہوں کی معافی کا سبب بنے ،اور گناہوں کی معافی کے دو اسباب سے ملنے والی معافی تنہا سبب کی بہ نسبت زیادہ قوی اور کامل ہو گی ، جس قدر گناہوں کی معافی کے اسباب قوی ہوں گے گناہ اتنے ہی زیادہ گناہ معاف ہوں گے اور اچھی طرح گناہوں کی صفائی ہو گی" انتہی

"الجواب الکافی" صفحہ:(13)

اور امام ترمذی (1862) نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(اللہ تعالی شراب پینے والے کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں فرماتا، تاہم اگر وہ توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے ،اور اگر وہ دوبارہ شراب نوشی کرے تو اس کی چالیس دنوں تک نماز قبول نہیں ہوتی ،پھر اگر وہ توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے ،پھر اگر تیسری بار پیے تو چالیس دنوں تک نماز قبول نہیں ہوتی ، لیکن اگر توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے ،اگر وہ چوتھی مرتبہ بھی شراب پیے تو اللہ تعالی اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں فرماتا، اگر وہ توبہ نہ کرے تو اللہ اسے نہر خبال(ہلاکت وبربادی کی نہر) سے پلائے گا)

اسے البانی نے "صحیح ترمذی" میں صحیح کہا ہے ۔

مبارکپوری رحمہ اللہ "تحفۃ الاحوذی" میں کہتے ہیں:

"اس حدیث کا مطلب بیان کرتے ہوئے یہ بھی کہا گیا ہے کہ : صرف نماز کو اس لئے ذکر کیا ہے کیونکہ یہ تمام بدنی عبادات میں سے افضل ترین ہے ،جب یہ قبول نہیں تو دیگر عبادات تو بالاولی قبول نہیں ہوں گی "

" تحفة الأحوذی "(5/ 488) کچھ اختصار کیساتھ

عراقی اور مناوی رحمہما اللہ نے بھی یہی کہا ہے ۔

اس بارے میں مزید کیلئے سوال نمبر (38145) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

اگر شراب نوشی کی عادت سے فرض عبادات قبول نہیں تو عاشورا کا روزہ کیسے قبول ہو سکتا ہے؟ نیز سال کے گناہوں کا کفارہ کیسے بن سکتا ہے ؟

چنانچہ آپ پر ضروری ہے کہ جلدی سے پکی اور سچی توبہ کریں ،اور شراب نوشی کی عادت سے باز آ جائیں ،اور اپنی کوتاہی کا تدارک کر کے ،نیک اعمال کثرت سے کریں ،اللہ تعالی سے امید ہے کہ اللہ تعالی آپ کی توبہ قبول فرمائے گا اور آپ کی کوتاہی اور حدود اللہ سے تجاوز کرنے کے سنگین گناہ سے درگزر فرمائے گا ۔

سوم:

یہاں ہماری گفتگو عرفہ اور عاشورا کے روزے اور دیگر نفل نماز ،روزہ ،صدقہ اور قربانی وغیرہ پر مشتمل نیکی کے اعمال جو آپ کرنا چاہیں کریں، اس کیلئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے؛ کیونکہ شراب نوشی، نیکی کے اعمال سے منع نہیں کرتی ۔

اور کبیرہ گناہ کے ارتکاب کا یہ مطلب نہیں کہ آپ نیکی اور بھلائی کے کاموں سے اپنے آپ کو بالکل دور ہی کر لیں ؛ کیونکہ اس طرح آپ معاملے کو مزید سنگین کر دیں گے ، اس لیے آپ توبہ کریں اور قبیح عادت کو جلدی سے ترک کر دیں، بھلائی کے کام کثرت سے کریں ،اگرچہ آپ نفس کے سامنے مغلوب ہو بھی جائیں اور آپ سے کوئی گناہ سر زد ہو جائے ۔

اس لیے کہ عمل کا درست ہونا اور اس کا قبول ہونا الگ بات ہے اور سال یا دو سال کے گناہوں کی معافی کی خصوصی فضیلت الگ چیز ہے ۔

جعفر بن یونس کہتے ہیں : ہم شام کے قافلے میں تھے ،راستے میں بدو ملے تو قافلے والوں کو انہوں نے پکڑ لیا ،اور قافلے کو امیر کے سامنے پیش کر دیا، انہیں ایک تھیلی قافلے والوں کے پاس سے ملی جس میں چینی اور بادام تھے ،لوگوں نے اس میں سے کھانا شروع کر دیا لیکن امیر نے اس میں سے کچھ نہ لیا !! میں نے پوچھا:
آپ کیوں نہیں کھاتے ؟
اس نے جواب دیا: میں روزے سے ہوں !
میں نے کہا: آپ رہزنی کرتے ہیں ،لوگوں کے مال چھینتے ہیں ،اور ناحق لوگوں کو قتل کرتے ہیں اور روزے بھی رکھتے ہو؟
اس نے جواب دیا: جناب! میں رب سے صلح کے لئے راستہ باقی رکھتا ہوں!!
پھر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد میں نے اسے احرام کی حالت میں بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا ،میں نے پوچھا :آپ وہی ہیں ؟
اس نے کہا: [ہاں میں وہی ہوں اور]یہ روزہ ہی تھا جس نے مجھے اس مقام تک پہنچا دیا !!

" تاریخ دمشق "(66/52)

مزید کیلئے سوال نمبر : (14289)کے جواب کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم .